© rasailojaraid.com

لغات الحدیث

قسط ۳

تحریر و ترتیب: مولانا محمد ادریس السلفی

عن ابن جریج عن الشعبی مرسلا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الملاعن و اعدوا النبل (تلخیص الحبیر ج۱ ص۱۰۷۔ اطراف الحدیث زغلول ج۱ ص۹۴ مصنف عبدالرزاق۔ غریب الحدیث الهروی ج۱ ص۷۹)

(قضائے حاجت کے وقت) لعنت والی جگہوں سے پرہیز کرو (جہاں لوگ کہیں یہ کس نے کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو) اور (طہارت کیلئے) ڈھیلے تیار رکھو۔

النبل کو اکثر طور پر محدثین نون اور باء کے فتحہ سے پڑھتے اور روایت کرتے ہیں جو نبیل اور بفتح النون کی جمع ہے۔ (مجمع البحار ۳/۳۳۱)

جب کہ اکثر اہل لغت اس لفظ کو نبل نون کے ضمہ اور باء کے فتحہ سے پڑھتے ہیں امام خطابی نے بھی نون کے ضمہ کو اجود قرار دیا ہے۔ جو نبلۃ بضم النون کی جمع ہے۔ (اصلاح غلط المحدثین ص ۲۳)

ایسے ہی اصمعی بھی اسے بضم النون قرار دیتے ہیں۔ (تاج العروس ۸/۱۳۴)

ابو عبید الهروی غریب الحدیث میں نقل کرتے ہیں

قال الاصمعی اراها بضم النون و بفتح الباء (غریب الحدیث لابی عبید ۱/۷۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب لسان العرب نے ابو منصور سے بضم النون بیان کیا ہے۔

مولانا وحید الزمان نے بھی لغات الحدیث میں بضم النون نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ بعض اسے بفتح النون بھی پڑھتے ہیں جو نبیل کی جمع ہے۔ جب کہ بضم النون کا واحد نبلۃ بضم النون قرار دیا ہے۔ (لغات الحدیث وحید الزمان ۱۲/۶)

بعض اس لفظ کو مطلقاً بضم النون اور بفتح النون دونوں طرح درست قرار دیتے ہیں گویا نبل کو دونوں طرح ادا کرنا بلا ترجیح صحیح ہے جیسا مصنف تہذیب الصحاح نے اسے بفتح النون ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے ویقال فیھا ایضا النبل بضم ففتح (تہذیب الصحاح ۶۹۵/۲)

ایسے ہی الھروی نے محمد بن الحسن سے بضم النون و فتح النون ذکر کیا ہے۔ (غریب الحدیث لابی عبید الھروی ۱/۸۰) المنجد بھی اسے دونوں طرح ذکر کرتی ہے۔

اس توسع کا تقاضا ہے کہ کتب حدیث میں اسے اصحاب الحدیث کے طرز ادا کے مطابق بفتح النون والباء ادا کیا جائے۔ نبل اضداد میں سے ہے چھوٹے بڑے پتھروں پر بولا جاتا ہے۔ لیکن اس جگہ حدیث مبارکہ میں چھوٹے چھوٹے ڈھیلے پتھر مراد ہیں۔

البتہ اس حدیث مبارکہ میں لفظ نبل کو بفتح النون وسکون الباء پڑھنا درست نہیں کیونکہ نبل بفتح فسکون، عربی تیروں پر بولا جاتا ہے جس کا من لفظہ واحد نہیں آتا بلکہ ایک کیلئے السھم ہی کہا جائے گا۔ ایسے ہی اس حدیث شریف میں نبل بضم النون وسکون الباء ادا کرنا غلط ہے۔ جو کہ بمعنی فضیلت و ذکاوت آتا ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا۔ ما النبل (بضم فسکون) فرمایا الحلم عند الغضب والعفو عندا المقدرۃ۔ (تاج العروس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۸/ ۱۲۴)

النبلۃ۔ بضم النون و سکون الباء، عطیہ، چھوٹا لقمہ اور جزاء و بدلہ کے معنی میں وارد ہوا ہے۔ عرب کہتے ہیں۔

اشتبک الحابل بالنابل

یعنی معاملہ پیچیدہ ہو گیا ہے۔

عن سلمانؓ قال قیل لہ لقد علمکم نبیکم کل شی حتی الخراءۃ قال اجل (ابو داؤد ۱/۳)

سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا انہیں کہا گیا بلاشبہ تم کو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر چیز سکھلائی ہے یہاں تک کہ قضائے حاجت کے آداب بھی کہا ہاں۔

الخراءۃ بکسر الخاء والمد یا بفتح الخاء والمد امام خطابی نے اسے مکسورۃ الخاء ممدوۃ الف بتایا ہے اور بفتح الخاء کو غیر درست عوام الرواۃ کی قراءت قرار دیا ہے۔ (اصلاح غلط المحدثین ص ۲۱) حالانکہ یہ لفظ بفتح الخاء اور بکسر الخاء ممدودۃ الالف لغت کے بالکل موافق ہے۔

قال الجوھری انھا الخراء ۃ بالفتح و المدمثل کرۃ کراھۃ۔ (النھایۃ ۱/ ۳۲۰)

امام سیوطی الدر النثیر تلخیص النھایہ میں لکھتے ہیں

الخراءۃ بکسر الخاء و فتحھا والمدو یحتمل ان یکون بالفتح المصدر و بالکسر الاسم۔

علامہ وحید الزمان لغات الحدیث میں لکھتے ہیں "ایک روایت بفتح خاء ہے" صاحب المنجد نے بفتح الخاء و بکسر ھا مع المد کو خری کا مصدر قرار دیا ہے۔ (لغات الحدیث

باقی ص ۱۳ پر

© rasailojaraid.com